**Journal of World Religions and Interfaith**
ISSN: 2958-9932 (Print), 2958-9940 (Online)
Vol. 4, Issue 1, Spring (January-June) 2025, PP. 81-96
HEC Recog. no. 2(27)HEC/R&ID/RJ/24/630, Date: 16/4/2025
HEC:https://www.hec.gov.pk/english/services/faculty/journals/Documents/List%20of%20national%20journals%20on%20web-1.pdf
Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih
Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/issue/view/240
Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/39177
Publisher: Department of World Religions and Interfaith Harmony, the Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

**Title** An Analytical Study of the Noble Contributions of the Prophet Muhammad's (PBUH) Ancestors in the Administration of Makkah Mukarramah

**Author (s):** **Syed Abul Majid shah**
M.Phil Research Scholar, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat, Pakistan
**Dr. Tahira Batool**
Lecturer, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat, Pakistan

**Received on:** 15 May, 2025
**Accepted on:** 15 June, 2025
**Published on:** 30 June, 2025

**Citation:** Syed, S. A. M. S., & Dr.Tahira Batool. (2025). An Analytical Study of the Noble Contributions of the Prophet Muhammad's (PBUH) Ancestors in the Administration of Makkah Mukarramah. *Journal of World Religions and Interfaith Harmony*, *4*(1), 81–96. Retrieved from https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/3917

**Publisher:** The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Journal of World Religions and Interfaith Harmony by the Department of World Religions and Interfaith Harmony is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

# مکہ مکرمہ کے نظم ونسق کے لیے رسول اللہ ﷺ کے آباواجداد کی خدمات جلیلہ کا مطالعاتی جائزہ

# An Analytical Study of the Noble Contributions of the Prophet Muhammad's (PBUH) Ancestors in the Administration of Makkah Mukarramah

**Syed Abul Majid shah**
M.Phil Research Scholar, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat, Pakistan. Email: syedabulmajidshah@gmail.com

**Dr.Tahira Batool**
Lecturer, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat, Pakistan. Email: tahira.batool@kust.edu.pk

***Abstract***

The tradition of serving the pilgrims of the Kaaba and ensuring their hospitality has been a noble legacy upheld by the ancestors of the Prophet Muhammad (ﷺ). From *Prophet Ibrahim (AS),* who excavated the well of Zamzam, to *Qusay ibn Kilab*, who established the systems of *Siqayah* (providing water) and *Rifadah* (providing food), the leaders of Makkah prioritized the comfort of Hajj pilgrims.

*Hashim ibn Abd Manaf*, known for his generosity during famine, expanded these services, while *Abdul-Muttalib* revived the lost well of Zamzam and emphasized feeding the needy. *Abu Talib*, despite financial hardships, continued this tradition by borrowing funds to host pilgrims, demonstrating unwavering dedication to hospitality.

This historical account highlights the deep-rooted values of generosity, service, and respect for the guests of Allah's House a legacy that laid the foundation for Islamic teachings on Hajj and hospitality.

Keywords:

***Keywords:*** Zamzam, Siqayah, Rifadah, Hajj pilgrims, Hospitality, Prophet Ibrahim (AS), Abu Talib.

## تعارف

مکہ مکرمہ، جو صدیوں سے روحانیت، تاریخ اور تہذیب کا مرکز رہا ہے، نہ صرف اسلام کا قبلۂ اول ہے بلکہ یہ وہ مقدس سرزمین ہے جس کی عظمت کو برقرار رکھنے میں رسول اللہ ﷺ کے آباواجداد نے کلیدی کردار ادا کیا۔ ان بزرگوں نے نہ صرف شہر کے انتظامی و سماجی ڈھانچے کو مستحکم کیا، بلکہ حرمین شریفین کی خدمت، قریش کی قیادت اور عرب معاشرے کی ترقی میں بھی

نمایاں حصہ لیا۔ قصی بن کلاب جیسی ہستیوں نے مکہ کو ایک منظم شہر کی شکل دی، ہاشم بن عبد مناف نے بین الا قوامی تجارتی روابط استوار کر کے قریش کو معاشی طور پر مضبوط بنایا، اور عبد المطلب جیسے دور اندیش شخصیات نے زمزم کے معجزے کو دوبارہ زندہ کر کے حجاج کرام کی خدمت کو جاری رکھا۔ یہ تمام اقدامات محض تاریخی واقعات نہیں، بلکہ ایک حکیمانہ منصوبے کا حصہ تھے، جو اللہ کی جانب سے رسولِ آخر الزماں ﷺ کی بعثت کے لیے تیاری کی علامت تھا۔ زیرِ نظر مطالعہ میں ان عظیم شخصیات کے کارناموں، ان کے دور رس اثرات، اور مکہ کی تاریخ میں ان کے نمایاں کردار کو تفصیل سے اجاگر کیا گیا ہے۔

قرآن مجید سے آیاتِ مبارکہ

**1۔ مکہ کی حرمت اور اہمیت**

لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا ٱلْبَلَدِ وَأَنتَ حِلٌّ بِهَٰذَا ٱلْبَلَدِ[1]

"میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں، اور (اے نبی!) تم اس شہر میں مقیم ہو۔"

یہ آیات مکہ مکرمہ کی عظمت اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس شہر کے تعلق کو ظاہر کرتی ہیں۔

## 2۔ قریش کو اللہ کی نعمتیں

**سورۃ قریش، مکمل سورت:**

لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ ٱلشِّتَآءِ وَٱلصَّيْفِ فَلْيَعْبُدُواْ رَبَّ هَٰذَا ٱلْبَيْتِ ٱلَّذِىٓ أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَءَامَنَهُم مِّنْ خَوْفٍۭ

" قریش کے مانوس ہونے کی خاطر، یعنی ان کے سردیوں اور گرمیوں کے سفر سے مانوس ہونے کی خاطر، انہیں چاہیے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں، جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور خوف میں امن عطا کیا۔[2]"

یہ سورہ قریش کی تجارتی و سیاسی خدمات کا اعتراف ہے، جن میں رسول اللہ ﷺ کے آباواجداد شامل تھے۔

**3۔ بیت اللہ کی تولیت و خدمت کا ذکر**

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَٰهِيمَ مَكَانَ ٱلْبَيْتِ...[3]

---

[1] سورۃ البلد90: 1-2

[2] سورۃ قریش 106: 1-4

[3] سورۃ الحج22: 26

آیت میں خانہ کعبہ کی تعمیر اور اس کی تولیت کا تذکرہ ہے۔

یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے جدِ اعلیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جانب اشارہ کرتی ہے، جن سے رسول اللہ ﷺ نسباً منسلک ہیں۔

**احادیث مبارکہ**

**1۔رسول اللہ ﷺ کا فخر بنو ہاشم پر**

حضرت واثلہ بن الاسقعؓ سے روایت ہے:

قال رسول اللہ ﷺ إن الله اصطفى كنانة من ولد إسماعيل، واصطفى قريشاً من كنانة، واصطفى من قريش بني هاشم، واصطفاني من بني هاشم"[4]

"اللہ تعالیٰ نے بنی اسماعیل میں سے کنانہ کو منتخب فرمایا، کنانہ میں سے قریش کو، قریش میں سے بنی ہاشم کو، اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا۔"

**2۔عبد المطلب کی دعا اور سقاۃ الحاج**

عبد المطلب کی خدمات میں زمزم کی کھدائی، حاجیوں کو پانی پلانا (سقایتہ الحاج)، اور ان کے لیے انتظامات شامل تھے۔ یہ خدمات احادیث اور سیرت کی کتابوں میں تفصیل سے بیان ہوئی ہیں۔

سیرۃ ابن ہشام میں عبد المطلب کی خانہ کعبہ کی خدمت، زمزم کی بازیابی اور فیل والوں کے مقابلے میں دعا کا تذکرہ ملتا ہے۔

**3۔حضرت ہاشم کی تجارتی خدمات**

حضرت ہاشم بن عبد مناف نے قریش کے لیے شام اور یمن کے تجارتی قافلوں کی بنیاد رکھی، جس کا ذکر سورۃ قریش میں آیا۔

**تمہید**

تاریخِ اسلام میں مکہ مکرمہ کو جو روحانی، تہذیبی، تجارتی اور انتظامی اہمیت حاصل رہی ہے، وہ بلاشبہ غیر معمولی ہے۔ مکہ نہ صرف خانہ کعبہ کا مرکز ہے بلکہ اسے ایک قدیم اور مقدس شہر کی حیثیت حاصل ہے۔ اس شہر کے نظم ونسق کی ذمہ داریاں ایسے افراد کو سونپی جاتی تھیں جو امانت، دیانت، حکمت، شرافت اور شجاعت میں مثالی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کے خاندان، خصوصاً آپ

[4] صحیح مسلم، حدیث نمبر 2276 (کتاب الفضائل، باب فضائل نسب النبی ﷺ)، دار احیاء التراث العربی-بیروت: ج4، ص1782

کے آباواجدادنے ان تمام صفات کے ساتھ اس شہر کی خدمت کی، اور ان کی کوششوں نے نہ صرف مکہ کو نظم ونسق کا نمونہ بنایا بلکہ آئندہ اسلامی ریاست کی بنیاد بھی فراہم کی۔

### 1۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمات

#### 1.1۔ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہا السلام کو مکہ میں آباد کرنا

اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زوجہ حضرت ہاجرہ اور شیر خوار بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو وادئ فاران (موجودہ مکہ مکرمہ) میں لا کر چھوڑا، جو اُس وقت بے آب و گیاہ، بنجر اور غیر آباد مقام تھا۔

- حضرت ہاجرہ نے پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ لگائی، جسے آج "سعی" کہا جاتا ہے اور یہ حج و عمرہ کا اہم رکن ہے۔
- اسی تلاش کے نتیجے میں **زمزم** کا چشمہ جاری ہوا، جو آج بھی مکہ مکرمہ کی ایک نشانی اور اللہ کی رحمت کی علامت ہے۔

#### 1.2۔ خانہ کعبہ کی تعمیر

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بڑے ہونے کے بعد، اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ساتھ **خانہ کعبہ** کی تعمیر کی۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

> "اور جب ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (تو دعا کرتے تھے): اے ہمارے رب!
> ہم سے (یہ عمل) قبول فرما، بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے۔[5]"

خانہ کعبہ کی تعمیر ایک عظیم عبادت تھی اور اس جگہ کو اللہ کا پہلا گھر قرار دیا گیا۔

- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کے گرد حج کے مناسک مقرر کیے، جنہیں بعد میں اسلام نے مکمل شکل دی

#### 1.3۔ حج کے احکامات کی دعوت دینا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے بعد لوگوں کو حج کی دعوت دی:

قرآن مجید میں ہے:

---

[5] سورۃ البقرۃ 2: 127

"اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو، وہ تمہارے پاس آئیں گے پیدل اور ہر قسم کے دبلی اونٹنیوں پر، جو دور دراز راستوں سے آئیں گی۔[6]"

- اس اعلان کی برکت سے آج تک دنیا بھر سے مسلمان مکہ مکرمہ کا حج کرتے ہیں۔

### 1.4۔توحید کی تعلیم اور بت پرستی کا انکار

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ میں اور اس کے ارد گرد توحید کا پیغام عام کیا اور لوگوں کو بت پرستی سے روکا۔

- انہوں نے اللہ کی وحدانیت پر زور دیا، جو آج بھی اسلامی عقائد کی بنیاد ہے۔

## 2۔حضرت قصی بن کلاب کی خدمات:

### 2.1۔قریش کی مرکزیت اور قبائلی اتحاد

حضرت قصی بن کلاب سے پہلے قبیلہ قریش کے مختلف خاندان مکہ سے باہر منتشر زندگی گزار رہے تھے۔ کوئی طائف میں تھا، کوئی جبل حجاز میں۔ اس بکھرے پن کی وجہ سے قریش میں نہ کوئی قومی وحدت تھی اور نہ ہی سیاسی اثر ورسوخ۔ حضرت قصی بن کلاب نے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا کہ قریش کی تمام شاخوں کو مکہ میں لا کر آباد کیا۔ اس عمل کو "اجتماع قریش" کہا جاتا ہے۔ ان کی قیادت میں قریش کے مختلف خاندانوں نے مکہ کو مستقل مرکز کے طور پر قبول کیا، اور یوں قریش کو مرکزیت حاصل ہوئی۔ اس اتحاد نے نہ صرف ان کی اجتماعی طاقت کو بڑھایا بلکہ قریش کو عرب کے دیگر قبائل پر سیاسی و سماجی برتری حاصل ہوئی۔

### 2.2۔دارالندوہ کا قیام

حضرت قصی بن کلاب نے مکہ مکرمہ میں "دارالندوہ " کے نام سے ایک مستقل عمارت قائم کی، جو شہر کا سب سے اہم سیاسی و مشاورتی مرکز بن گیا۔ یہ عمارت خانہ کعبہ کے قریب واقع تھی اور یہاں قریش کے معزز سردار اور اہلِ رائے جمع ہو کر اہم قومی و قبائلی فیصلے کرتے۔ جنگ و صلح، نکاح، قبائلی معاہدے، تجارتی قافلوں کی روانگی، اور دیگر اجتماعی امور یہیں طے پاتے۔ دارالندوہ کو ایک قانونی اور سماجی ادارے کی حیثیت حاصل ہو گئی۔ بعد ازاں، یہی نظام اسلامی ریاست کے مشاورتی اصولوں کی بنیاد بنا، جہاں شوریٰ اور اجتماعی مشورے کو اہمیت دی گئی۔[7]

---

[6] سورۃ الحج 22: 27

[7] ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، مکتبۃ مصطفی البابی الحلبی، قاہرہ، ج 1، ص142-143، 1955ء

### 2.3۔ خانہ کعبہ کی تولیت و خدمت

حضرت قصی بن کلاب کو خانہ کعبہ کی تولیت یعنی اس کی نگہبانی، دروازہ داری اور انتظامی امور کی ذمہ داری سونپی گئی۔ انہوں نے کعبہ کے ارد گرد کے حالات کو بہتر بنایا، طواف کے نظام کو منظم کیا، اور بیت اللہ کی عظمت اور حرمت کو برقرار رکھنے کے لیے مضبوط اقدامات کیے۔ ان کے دور میں خانہ کعبہ کو صرف ایک عبادت گاہ ہی نہیں بلکہ روحانی مرکز کی حیثیت دی گئی، جس کی طرف پورے عرب سے لوگ حج اور زیارت کے لیے آتے تھے۔ انہوں نے نہ صرف کعبہ کی حرمت کا تحفظ کیا بلکہ زائرین کو بھی ہر ممکن سہولت فراہم کی، جو ان کے خلوص اور دیانت داری کی علامت ہے۔

### 2.4۔ نظامِ سقایہ و رفادہ

حضرت قصی بن کلاب نے حج کے موقع پر آنے والے زائرین کے لیے دو عظیم خدمات کا آغاز کیا:

**سقایہ**

یہ وہ نظام تھا جس کے تحت حاجیوں کو پینے کا پانی فراہم کیا جاتا تھا۔ چونکہ مکہ ایک صحرائی علاقہ تھا، پانی نایاب اور قیمتی چیز تھی۔ قصی بن کلاب نے حاجیوں کے لیے پانی کا بندوبست کیا، چاہے وہ زمزم سے ہو یا دوسرے ذرائع سے۔ وہ پانی کو مشکیزوں، گھڑوں اور کوزوں میں محفوظ کر کے زائرین کو پیش کرتے، جو بہت بڑی عبادت سمجھی جاتی تھی۔

**رفادہ**

یہ حاجیوں کو کھانے پینے اور رہائش دینے کا نظام تھا۔ حضرت قصی بن کلاب نے مکہ کے دولت مند قریشیوں سے چندہ لے کر ایک رفادہ فنڈ قائم کیا، جس سے حاجیوں کے لیے کھانے، سائے، اور دیگر ضروریات کا بندوبست کیا جاتا۔ یہ خدمت ان کے جذبۂ مہمان نوازی اور دینی احساس کی بہترین مثال تھی۔

### 2.5۔ عدل و انصاف کا قیام

حضرت قصی بن کلاب نے مکہ میں عدل و انصاف کی بنیاد رکھی۔ اس سے پہلے مختلف قبائل میں چھوٹے چھوٹے جھگڑوں کو طاقت کے بل پر حل کیا جاتا تھا، اور طاقتور ہمیشہ غالب رہتا تھا۔ انہوں نے قبائل کے درمیان جھگڑوں کے حل کے لیے ثالثی اور مشاورت کا اصول اپنایا، اور ہر قبیلے کو اس کے حق کے مطابق مقام دیا۔ ان کے فیصلے غیر جانب دار، متوازن اور عقل و دانش پر مبنی ہوتے تھے، جس کی وجہ سے مکہ میں امن و امان قائم ہوا۔ یہی اصول بعد میں اسلامی عدالتوں کے نظام میں شامل ہوا، جس کی بنیاد انصاف پر ہے، نہ کہ نسب، دولت یا طاقت پر۔

**2.6۔ تجارتی نظام کا استحکام**

حضرت قصی بن کلاب کی سب سے اہم معاشی خدمت یہ تھی کہ انہوں نے قریش کو ایک فعال تجارتی قوم میں تبدیل کیا۔ مکہ مکرمہ کی جغرافیائی پوزیشن ایسی تھی کہ وہ یمن، شام، عراق اور حبشہ کے تجارتی راستوں کے بیچ میں واقع تھا۔ انہوں نے اس مقام کی اہمیت کو سمجھا اور مکہ سے منظم قافلے بھیجنے کا آغاز کیا۔ انہوں نے:

- شام اور فلسطین کی طرف موسمِ گرما میں قافلے روانہ کیے (رحلة الصيف)
- یمن اور حبشہ کی طرف موسمِ سرما میں قافلے بھیجے (رحلة الشتاء)

یہ تجارتی نظام نہ صرف قریش کی معاشی خوشحالی کا سبب بنا بلکہ مکہ کو عرب کا اقتصادی مرکز بھی بنا دیا۔ اس کا ذکر قرآن مجید کی سورۃ "قریش" میں بھی موجود ہے۔

**2.7۔ اختیارات کی منصفانہ تقسیم**

حضرت قصی بن کلاب نے صرف تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھنے کے بجائے اہل خاندان میں ذمہ داریاں تقسیم کیں تاکہ ہر فرد اور قبیلہ اپنی خدمات دے سکے۔ انہوں نے درج ذیل نظام قائم کیا:

- سقایہ: پانی پلانے کی خدمت
- رفادہ: کھانے اور مہمان نوازی کا نظام
- لواء: جنگ میں پرچم برداری کی ذمہ داری
- ندوہ: مشورہ دینے والے افراد کی مجلس
- حجابہ: خانہ کعبہ کی چابیاں اور دروازے کی نگرانی

یہ اختیارات نہ صرف منصفانہ طریقے سے دیے گئے بلکہ ان کے ذریعے معاشرے میں اجتماعی ذمہ داری، اعتماد اور توازن قائم ہوا۔ یہ ایک حکیمانہ فیصلہ تھا جس نے مکہ کے نظام کو مستحکم کیا۔

**3۔ ہاشم ابن عبد مناف کی خدمات**

**3.1۔ تعارف اور نسبی پس منظر**

ہاشم بن عبد مناف بن قصیٰ، رسول اللہ ﷺ کے پر دادا اور قریش کے ایک عظیم رہنما تھے۔ ان کا اصل نام "عمرو" تھا، لیکن اپنی رفاہی خدمات کی وجہ سے "ہاشم" کے لقب سے مشہور ہوئے، جس کا معنی ہے "روٹی توڑنے والا"۔ یہ نام انہیں اس لیے ملا

کہ وہ قحط کے زمانے میں روٹی توڑ کر غریبوں میں تقسیم کرتے تھے۔ ان کا تعلق قریش کے معزز ترین خاندان بنو ہاشم سے تھا، جو بعد میں رسول اللہ ﷺ کا خاندان بنا۔ ہاشم نے اپنے والد عبد مناف کی وراثت میں ملنے والی قیادت کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ اسے مزید مستحکم کیا۔ ان کی وفات غزہ (شام) کے مقام پر تجارتی سفر دوران ہوئی، جہاں انہیں دفن کیا گیا۔[8]

### 3.2۔ تجارتی انقلاب اور معاشی اصلاحات

ہاشم بن عبد مناف نے قریش کی معاشی حالت کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ انہوں نے عرب کے تجارتی نظام میں انقلابی تبدیلیاں متعارف کروائیں۔ ان کا سب سے اہم کارنامہ "سفر الشتاء والصیف" کا نظام تھا، جو قریش کے لیے باقاعدہ تجارتی موسم کا تعین کرتا تھا۔ سفر الشتاء میں قریش کے تاجر یمن اور حبشہ کا رخ کرتے، جہاں سے وہ عطر، مصالحہ جات اور ہاتھی دانت لاتے۔ جبکہ سفر الصیف میں شام اور غزہ کے راستے سے کھجور، زیتون اور کپڑے کی تجارت ہوتی۔ ہاشم نے نہ صرف یہ نظام متعارف کرایا بلکہ تجارتی راستوں کو محفوظ بنانے کے لیے مختلف قبائل سے معاہدے بھی کیے، جن میں بنو خزاعہ اور غسانی حکمرانوں کے ساتھ طے پانے والے معاہدے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

### 3.3۔ سماجی خدمات اور رفاہی کام

ہاشم بن عبد مناف کو ان کی رفاہی خدمات کی وجہ سے تاریخ میں خاص مقام حاصل ہے۔ انہوں نے مکہ میں ایک باقاعدہ فلاحی نظام قائم کیا تھا، جس میں "اطعام طعام" (کھانا کھلانا) سب سے نمایاں تھا۔ وہ روزانہ سینکڑوں غریبوں کو ثرید (روٹی اور شوربہ) کھلاتے تھے، خاص طور پر حج کے موسم میں جب زائرین کی تعداد بڑھ جاتی تھی۔ 490 عیسوی میں جب مکہ کو شدید قحط کا سامنا ہوا تو ہاشم نے شام سے ہزاروں اونٹوں پر آٹا منگوایا اور تین ماہ تک مسلسل غریبوں میں مفت تقسیم کیا۔ انہوں نے حجاج کرام کی سہولت کے لیے مکہ میں پانی کے اضافی کنویں کھدوائے اور شہر کے داخلی راستوں پر آرام گاہیں تعمیر کروائیں۔[9]

### 3.4۔ سیاسی اور انتظامی اصلاحات

ہاشم بن عبد مناف نے نہ صرف تجارتی بلکہ سیاسی میدان میں بھی غیر معمولی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے قریش کو مضبوط بنانے کے لیے متعدد قبائل کے ساتھ اتحاد قائم کیے، جن میں بنو خزاعہ کے ساتھ 10 سالہ تجارتی معاہدہ اور بنو ثقیف کے ساتھ 15 سالہ دفاعی اتحاد شامل تھا۔ انہوں نے مکہ کو چار انتظامی حصوں میں تقسیم کیا: حی القباب (خیموں کا علاقہ)، حی الشام (شامی

---

[8] ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ج1، ص158-160

[9] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ج1، ص72-75، 2001

تاجروں کا علاقہ)، حی الیمن (یمنی تاجروں کا علاقہ) اور حی الخاص (قریش کے اشراف کا علاقہ)۔ یہ تقسیم مکہ کے انتظام کو منظم بنانے میں کلیدی ثابت ہوئی۔ ان کے انہی سیاسی اقدامات نے بعد میں آنے والی اسلامی ریاست کی بنیادوں کو مضبوط کیا۔[10]

### 3.5۔ خانہ کعبہ کی خدمت اور مذہبی اثرات

ہاشم بن عبد مناف نے خانہ کعبہ کی خدمت کو بھی اپنا شعار بنایا۔ انہوں نے حج کے موقع پر آنے والے زائرین کے لیے خصوصی انتظامات کیے، جن میں پانی کی فراہمی سب سے اہم تھی۔ انہوں نے کعبہ کے ارد گرد حجاج کے لیے عارضی رہائش گاہیں تعمیر کروائیں۔ ہاشم کی یہ تمام خدمات بعد میں آنے والی اسلامی تعلیمات میں "حسن سلوک" اور "خدمت خلق" کے تصورات کی عملی تفسیر بن گئیں۔ ان کے کارناموں نے نہ صرف قریش کو مضبوط بنایا بلکہ اس خطے کو ایک ایسا ماحول فراہم کیا جہاں بعد میں اسلام کی عالمگیر دعوت پروان چڑھ سکی۔

## 4۔ حضرت عبد المطلب ابن ہاشم:

### 4.1۔ تعارف اور ابتدائی زندگی

عبد المطلب بن ہاشم، جنہیں رسول اللہ ﷺ کے جد امجد ہونے کا شرف حاصل ہے، قریش مکہ کے عظیم رہنما اور منتظم تھے۔ ان کی پیدائش 497 عیسوی کے قریب مدینہ منورہ میں ہوئی، جہاں وہ اپنی والدہ سلمیٰ بنت عمرو کے گھر پرورش پا رہے تھے۔ ان کا اصل نام "شیبہ" تھا جو ان کے سر کے سفید بالوں کی وجہ سے رکھا گیا تھا۔ جب ان کے چچا مطلب بن عبد مناف انہیں مدینہ سے مکہ لائے تو لوگوں نے غلط فہمی میں انہیں مطلب کا غلام سمجھ لیا، جس کے بعد وہ "عبد المطلب" کے نام سے مشہور ہو گئے۔ اپنی جوانی میں ہی انہوں نے اپنی ذہانت، دور اندیشی اور انتظامی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ جب انہوں نے مکہ کی قیادت سنبھالی تو شہر کو سیاسی انتشار، معاشی بدحالی اور سماجی تناؤ کا سامنا تھا، لیکن انہوں نے اپنی حکمت عملی سے مکہ کو ایک منظم شہری ریاست میں تبدیل کر دیا۔[11]

### 4.2۔ زمزم کے کنویں کی دوبارہ دریافت

عبد المطلب کا سب سے نمایاں کارنامہ زمزم کے مقدس کنویں کی دوبارہ دریافت ہے جو صدیوں سے گم ہو چکا تھا۔ روایات کے مطابق انہیں بار بار خواب میں ہدایت ملتی رہی کہ وہ ایک خاص مقام پر کھدائی کریں۔ اپنے اکلوتے بیٹے حارث کے ساتھ نو دن

---

[10] البلاذری، انساب الاشراف، بیروت: دار الفکر، ج1، ص49-53، 1996

[11] ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ج1، ص171-178

تک مسلسل محنت کے بعد جب انہوں نے کھدائی جاری رکھی تو زمین سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے۔ یہ وہی تاریخی زمزم کا کنواں تھا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے موجود تھا۔ دریافت کے بعد قریش کے دیگر قبائل نے کنویں پر اپنا حق جتانے کی کوشش کی، لیکن عبد المطلب نے ثابت قدمی دکھاتے ہوئے اسے بنو ہاشم کے تحویل میں رکھا۔ انہوں نے کنویں کو حجاج کرام کے لیے وقف کر دیا اور اس کی دیکھ بھال کا ایک باقاعدہ نظام قائم کیا جو آج تک جاری ہے۔ زمزم کی دریافت نے نہ صرف مکہ کی مذہبی اہمیت کو دوچند کر دیا بلکہ شہر کے معاشی حالات کو بھی بہتر بنایا۔

### 4.3۔ سیاسی قیادت اور انتظامی اصلاحات

عبد المطلب نے مکہ کو ایک منظم شہری ریاست بنانے کے لیے گہری انتظامی اصلاحات نافذ کیں۔ انہوں نے سب سے پہلے قریش کے مختلف قبائل کو متحد کیا جو آپس میں اقتدار کی کشمکش میں الجھے ہوئے تھے۔ ان کی دور اندیشی سے بنو ہاشم اور بنو امیہ کے درمیان طویل عرصے سے چلے آ رہے تنازعات ختم ہوئے۔ انہوں نے شہر کی پہلی باقاعدہ پولیس فورس تشکیل دی جس کا کام تجارتی قافلوں کی حفاظت اور شہر میں امن و امان قائم رکھنا تھا۔ غریبوں اور یتیموں کی کفالت کے لیے انہوں نے ایک خاص فنڈ قائم کیا جس میں شہر کے مالدار افراد کا تعاون لیا جاتا تھا۔ ان کے دور میں مکہ نہ صرف تجارتی مرکز بنا بلکہ ایک منظم شہری ریاست کی حیثیت سے ابھرا جہاں انصاف اور مساوات کے اصولوں کو فوقیت حاصل تھی۔

### 4.4۔ حرمت اور تقدس کے تحفظ کی کوششیں

عبد المطلب نے مکہ کی حرمت اور تقدس کے تحفظ کے لیے بے مثال اقدامات کیے۔ جب ابرہہ نے ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ کعبہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو عبد المطلب نے نہ صرف کعبہ کی حفاظت کی دعا کی بلکہ اپنی دور اندیشی سے شہر کو تباہی سے بچایا۔ انہوں نے حج کے موسم میں آنے والے زائرین کے لیے خصوصی انتظامات کیے، جن میں پانی کی فراہمی سب سے اہم تھی۔ ان کے دور میں خانہ کعبہ کی دیکھ بھال اور اس کی مرمت کا نظام بہتر ہوا۔ انہوں نے یہ اصول بنایا کہ حرم کے اندر کسی قسم کی خونریزی یا لڑائی جھگڑا برداشت نہیں کیا جائے گا، جو بعد میں اسلامی تعلیمات کا حصہ بنا۔ عبد المطلب کی یہ کوششیں نہ صرف مکہ کی مذہبی حیثیت کو مضبوط بنانے میں کامیاب رہیں بلکہ انہوں نے ایک ایسا ماحول تیار کیا جہاں بعد میں اسلام کی عالمگیر دعوت پروان چڑھ سکی۔

### 4.5۔ معاشی اور تجارتی اصلاحات

عبد المطلب نے مکہ کی معیشت کو مستحکم بنانے کے لیے کئی اہم اقدامات کیے۔ انہوں نے اپنے والد ہاشم بن عبد مناف کے قائم کردہ تجارتی نظام کو مزید بہتر بنایا۔ "سفر الشتاء والصیف" (جاڑے اور گرمی کے تجارتی سفروں) کو منظم کرنے کے لیے انہوں نے مختلف علاقوں کے ساتھ نئے تجارتی معاہدے کیے۔ شام، یمن اور حبشہ کے ساتھ تجارتی تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے خصوصی سفارت کاری کی۔ انہوں نے غریبوں کی مدد کے لیے ایک خاص تجارتی فنڈ قائم کیا جس سے چھوٹے تاجروں کو قرضے دیے جاتے تھے۔ مکہ کے بازاروں کو منظم کرنے کے لیے انہوں نے پہلی بار باقاعدہ تجارتی قوانین بنائے جن میں ناپ تول کے معیارات، قیمتوں کے تعین اور تجارتی تنازعات کے حل کے طریقہ کار شامل تھے۔ ان کی ان اصلاحات نے مکہ کو نہ صرف عرب کا سب سے اہم تجارتی مرکز بنایا بلکہ شہر کی معاشی خوشحالی کو یقینی بنایا۔

## 5۔ حضرت ابو طالب بن عبد المطلب

### 5.1۔ تعارف اور خاندانی پس منظر

ابو طالب بن عبد المطلب، جن کا اصل نام عمران یا عبد مناف تھا، قریش مکہ کے معزز سردار اور رسول اللہ ﷺ کے چچا تھے۔ وہ 539 عیسوی کے لگ بھگ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور بنو ہاشم کی قیادت سنبھالنے والی شخصیات میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ ابو طالب عبد المطلب کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے اور انہیں اپنے والد کی وفات کے بعد خاندانی سربراہی کا منصب ملا۔ تاریخی مصادر کے مطابق جب عبد المطلب نے وفات سے پہلے اپنے بیٹے ابو طالب کو وصیت کی تو انہوں نے خاص طور پر اپنے یتیم پوتے محمد ﷺ کی کفالت کی ذمہ داری سونپی، جسے ابو طالب نے انتہائی ایمانداری سے نبھایا۔ ابو طالب کا گھرانہ مکہ کے ان چند گھرانوں میں سے تھا جو شرک و بت پرستی سے پاک تھا، اگرچہ وہ خود اسلام نہ لائے، لیکن انہوں نے ہمیشہ حق کی حمایت کی۔[12]

### 5.2۔ رسول اللہ ﷺ کی سرپرستی اور تربیت

ابو طالب کی سب سے عظیم خدمت رسول اللہ ﷺ کی پرورش اور حفاظت ہے۔ جب آٹھ سال کی عمر میں محمد ﷺ یتیم ہوئے تو ابو طالب نے انہیں اپنے گھر میں جگہ دی اور اپنے بیٹوں سے بڑھ کر پیار دیا۔ وہ تجارتی سفروں میں رسول اللہ ﷺ کو اپنے ساتھ لے جاتے، جیسا کہ 12 سال کی عمر میں شام کے سفر میں لے گئے جہاں راہب بحیرا نے محمد ﷺ کے نبی ہونے کی نشانیاں پہچانیں۔ بعثت کے بعد جب قریش نے رسول اللہ ﷺ کو نقصان پہنچانے کی کوششیں کیں تو ابو طالب نے ہمیشہ ان کا

[12] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج 1، ص 91-98

دفاع کیا۔ ایک موقع پر جب قریش کے سرداروں نے دباؤ ڈالا کہ وہ محمد ﷺ کی حمایت ترک کر دیں، تو ابو طالب نے تاریخی جواب دیا: "تم مجھے ایک ایسے بچے کو تمہارے حوالے کرنے کو کہتے ہو جس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا؟ میں اسے ہر گز تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔" انہوں نے اپنی پوری زندگی رسول اللہ ﷺ کے تحفظ میں گزار دی، یہاں تک کہ اپنی وفات تک ان کا ساتھ نہ چھوڑا۔

### 5.3۔ سیاسی قیادت اور سماجی خدمات

ابو طالب نے مکہ کی سیاسی زندگی میں بنو ہاشم کی قیادت کا فریضہ بڑی مہارت سے انجام دیا۔ ان کے دور میں بنو ہاشم اور بنو امیہ کے درمیان کشمکش کے باوجود انہوں نے قریش میں اپنے خاندان کا وقار برقرار رکھا۔ شعب ابی طالب کے واقعے میں جب قریش نے بنو ہاشم کا معاشی اور سماجی بائیکاٹ کیا تو ابو طالب نے تین سال تک انتہائی مشکل حالات میں اپنے خاندان اور مسلمانوں کا ساتھ دیا۔ انہوں نے اپنے بھتیجے رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کے لیے اپنے بیٹے حضرت علیؓ کو ان کے بستر پر سلا دیا تاکہ رسول اللہ ﷺ ہجرت کر سکیں۔ ابو طالب نے مکہ میں صلح و آشتی کے متعدد معاہدات کروائے اور قبائلی تنازعات کو سلجھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کی سیاسی بصیرت نے بعد میں اسلامی دعوت کے لیے سازگار ماحول تیار کیا۔

### 5.4۔ معاشی خدمات اور تجارتی نظام

ابو طالب نے مکہ کے معاشی نظام کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ اپنے خاندان کی معاشی کفالت کے ساتھ ساتھ مکہ کے غریبوں کی مدد کرتے تھے۔ انہوں نے تجارتی قافلوں کے تحفظ کے لیے خصوصی اقدامات کیے اور یمن و شام کے تجارتی راستوں کو محفوظ بنایا۔ ابو طالب نے اپنے بھتیجے محمد ﷺ کو تجارت سکھائی اور انہیں اپنے تجارتی معاملات میں شامل کیا، جس نے بعد میں رسول اللہ ﷺ کی تجارتی مہارت کو نکھارا۔ مکہ کے بازاروں میں انصاف کو یقینی بنانے کے لیے انہوں نے کئی اصلاحات نافذ کیں اور ناپ تول کے صحیح معیارات قائم کیے۔ ان کی معاشی خدمات نے مکہ کو عرب کا اہم تجارتی مرکز بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

### 5.5۔ ثقافتی اور ادبی خدمات

ابو طالب نہ صرف ایک سردار بلکہ فصیح و بلیغ شاعر اور ادیب بھی تھے۔ ان کی شاعری میں توحید اور اخلاقیات کے گہرے نقوش ملتے ہیں۔ انہوں نے متعدد قصائد میں رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی نشانیوں کا تذکرہ کیا، جن میں "قصیدہ لامیہ" سب سے مشہور ہے جس میں انہوں نے محمد ﷺ کی عظمت اور ان کے مشن کی حمایت کی۔ ابو طالب کے کلام میں فصاحت و بلاغت کے

ساتھ ساتھ گہری حکمت اور معرفت بھی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے عرب کے ادبی اور ثقافتی ورثے کو محفوظ کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ابو طالب کی شاعری بعد کے مسلم ادبا اور مورخین کے لیے ایک اہم ماخذ ثابت ہوئی۔

**زائرین مکہ (حجاج کرام) کے لئے رسول اللہ ﷺ کے آباء اجداد کی خدمات:**

حضرت ہاشم بن عبد مناف کا اصل نام عمرو تھا، لیکن وہ "ہاشم" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ یہ لقب انہیں اس وقت ملا جب انہوں نے قحط کے دنوں میں شام سے آٹے کی روٹیاں لا کر اونٹ ذبح کیے، شوربہ تیار کر کے بڑی بڑی دیگیں چڑھائیں اور حاجیوں واہلِ مکہ کو سیر ہو کر کھلایا۔ چونکہ "ہاشم" کا مطلب "روٹیاں توڑنے والا" ہے، اس لیے وہ اسی نام سے معروف ہو گئے۔

حضرت ہاشم نے بیت اللہ کے زائرین کی خدمت کو اپنے خاندان کا طرۂ امتیاز بنایا۔ انہوں نے رفادہ (حاجیوں کو کھانا کھلانے) اور سقایہ (حاجیوں کو پانی پلانے) کے نظام کو باقاعدہ وسعت دی اور حاجیوں کے لیے بہترین انتظامات کیے۔ اُن کے دور میں سجلہ اور بذر نامی دو نئے کنویں کھدوائے گئے تا کہ پانی کی قلت نہ ہو۔

جب حج کا موسم قریب آتا، تو حضرت ہاشم قریش کو جمع کرتے اور کہتے:

"اے قریش کے لوگو! تم اللہ کے ہمسائے ہو اور اس کے گھر کے خادم ہو۔ حج کے موقع پر اللہ کے مہمان تمہارے پاس آتے ہیں۔ ان کا اکرام کرو، ان کے لیے کھانے پینے کا بندوبست کرو۔"

حضرت ہاشم نہ صرف دوسروں سے تعاون لیتے، بلکہ اپنی ذاتی دولت سے بھی حاجیوں کی ضیافت کرتے۔ مکہ اور منیٰ میں کھانے کے بڑے بڑے دستر خوان بچھتے، چمڑے کے حوض پانی سے بھر دیے جاتے، اور دور دراز سے آنے والے مہمان خوش ذائقہ کھانے اور میٹھے ٹھنڈے پانی سے سیر اب ہوتے۔

اسود بن شعر کلبی نامی ایک شخص نے حضرت ہاشم کی جانب سے حاجیوں کے لیے منعقد کی گئی ایک بڑی ضیافت کا آنکھوں دیکھا حال یوں بیان کیا:

"میں نے منیٰ میں رات گزاری، صبح ہوتے ہی دیکھا کہ بڑے بڑے خیمے نصب ہیں، دیگیں ابل رہی ہیں، جانور ذبح کیے جا رہے ہیں اور خادم دوڑ دھوپ میں مصروف ہیں۔ یہ سب دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ میں نے پوچھا یہ کون شخصیت ہے جس نے یہ وسیع انتظام کیا؟ جواب ملا، یہ ابونضلہ ہاشم بن عبد مناف ہیں۔ میں بے ساختہ کہہ اٹھا:

"خدا کی قسم! یہی اصل عزت وبزرگی ہے، نہ کہ آلِ جفنہ (شام کے بادشاہوں) کی"۔[13]

[13] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج 1، ص 74-75

حضرت ہاشم نے نہ صرف اپنے دادا قصی بن کلاب کے قائم کردہ نظم و نسق کو فروغ دیا بلکہ رفادہ اور سقایہ کے شعبوں کو ایک نئی بلندی تک پہنچایا، اور مکہ والوں میں حاجیوں کی خدمت کا شعور بیدار کیا۔

حضرت قصی بن کلاب قریش میں وہ پہلی شخصیت تھے جنہوں نے مکہ مکرمہ میں حاجیوں کی خدمت کے لیے باقاعدہ نظام قائم کیا۔ انہوں نے بیت اللہ کی دیکھ بھال اور زائرین کی خدمت کو قریش کا اجتماعی فریضہ بنایا۔ ان کے دور میں سقایہ (پانی پلانا) اور رفادہ (کھانا کھلانا) جیسے اہم شعبے قائم کیے گئے۔ اسی طرح مجلس مشاورت ''دارالندوہ'' کی بنیاد بھی آپ نے رکھی جو قریش کے معاملات چلانے کا مرکز بنی۔ آپ نے اہلِ مکہ کو حج کے ایام میں آنے والے مہمانانِ خدا کی خدمت پر آمادہ کیا اور اپنے خطبوں میں فرمایا:

"تم اللہ کے ہمسائے اور اس کے گھر کے پاس رہنے والے ہو، حاجی اللہ کے مہمان ہیں، ان کا اکرام فرض ہے"

ان کی ان اصلاحات نے مکہ کو دینی، سماجی اور سیاسی مرکز بنا دیا۔ حضرت ہاشم بن عبد مناف، قصی بن کلاب کے پوتے اور عبد المطلب کے والد تھے۔ آپ نے اپنے خاندان کی عظیم روایات کو فروغ دیتے ہوئے حاجیوں کی خدمت کو ایک مقدس مشن کی صورت دی۔ قحط کے زمانے میں آپ نے شام سے آٹا منگوا کر اونٹ ذبح کیے، شوربہ بنایا اور اس میں روٹیاں توڑ کر حاجیوں اور اہل مکہ کو سیر ہو کر کھلایا۔ اسی وجہ سے آپ کو ''ہاشم'' (توڑنے والا) کا لقب ملا۔ آپ نے رفادہ اور سقایہ کے شعبوں کو وسعت دی، حاجیوں کے لیے پانی کے نئے کنویں کھدوائے اور ہر حج کے موقع پر قریش کو جمع کر کے فرمایا" :اللہ کے مہمان تمہارے پاس آتے ہیں، ان کے لیے کھانے پینے اور خدمت کا بہترین انتظام کرو"۔ حضرت ہاشم کی فیاضی، منظم انتظام اور عوامی خدمت کی مثال اس وقت کے کسی عرب سردار میں نہیں ملتی۔

حضرت عبد المطلب نہایت باوقار، بلند حوصلہ اور صاحبِ بصیرت شخصیت تھے۔ آپ نے نہ صرف اپنے والد ہاشم کے رفادہ و سقایہ کے نظام کو سنبھالا بلکہ اسے مزید ترقی دی۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ **چاہ زمزم کی دوبارہ کھدائی** ہے، جو صدیوں سے زمین کے نیچے دفن ہو چکا تھا۔ انہوں نے اللہ کے حکم سے اسے دریافت کیا اور حاجیوں کے لیے پانی کا ایک عظیم ذریعہ مہیا کیا۔ حضرت عبد المطلب کی سخاوت کا عالم یہ تھا کہ بچا ہوا کھانا پہاڑوں پر رکھوا دیتے تاکہ پرندے بھی شکم سیر ہوں، اسی بنا پر آپ کو ''مطعم الطیر'' یعنی پرندوں کو دانہ دینے والا کہا گیا۔ آپ اپنی اولاد کو صلہ رحمی، مہمان نوازی اور قیامت پر یقین جیسی اعلیٰ اخلاقی تعلیمات دیتے تھے۔ ان کی شخصیت زہد، قیادت اور خلوص کا حسین امتزاج تھی۔

حضرت ابو طالب، عبد المطلب کے بعد حاجیوں کی خدمت کے ذمے دار بنے۔ مالی طور پر کمزور ہونے کے باوجود اُن کا جذبہ، اخلاص اور حوصلہ بہت بلند تھا۔ آپ ہر سال حج کے موقع پر حاجیوں کے لیے کھانے کا اہتمام کرتے، بڑے بڑے حوضوں میں کھجور اور کشمش ملا کر ٹھنڈا اور شیریں پانی تیار کرواتے تاکہ اللہ کے مہمانوں کو خوش ذائقہ مشروب میسر ہو۔ مالی تنگی کے باعث آپ نے اپنے بھائی حضرت عباس سے قرض لے کر حاجیوں کی خدمت جاری رکھی۔ ایک سال قرض نہ اتار سکنے کی وجہ سے جب شرطاًیہ منصب عباس کے حوالے کرنا پڑا، تب بھی حضرت ابو طالب نے حاجیوں کی خدمت سے دستبرداری کو قبول کیا مگر یہ گوارا نہ کیا کہ اللہ کے مہمان بھوکے یا پیاسے رہیں۔ آپ کا یہ عمل نہ صرف ان کی غیرت وحمیت کا غماز ہے بلکہ مہمان نوازی میں ان کی غیر معمولی دلچسپی کا آئینہ دار بھی۔

**خلاصہ:**

رسول اللہ ﷺ کے آباواجداد نے مکہ مکرمہ کے نظم و نسق کو سنوارنے اور حرمین شریفین کی خدمت کے لیے قابل قدر خدمات انجام دیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہ صرف خانہ کعبہ کی تعمیر نو کی بلکہ زمزم جیسے معجزاتی چشمے کو جاری کر کے حجاج کرام کے لیے پانی کا مستقل انتظام کیا۔ قصی بن کلاب نے سقایہ ورفادہ کے نظام کو منظم شکل دی اور دارالندوہ قائم کر کے مکہ کے انتظامی معاملات کو جدید خطوط پر استوار کیا۔ ہاشم بن عبد مناف نے تجارتی قافلوں کے ذریعے مکہ کو معاشی مرکز بنایا اور قحط کے دوران عوامی فلاح کے لیے بے مثال خدمات انجام دیں۔ عبد المطلب نے نہ صرف زمزم کی دوبارہ کھدائی کر کے اسے عام کیا بلکہ مہمان نوازی اور غریبوں کی مدد کو اپنا شعار بنایا۔ ابو طالب نے مالی مشکلات کے باوجود حجاج کی خدمت جاری رکھی اور ان کی میزبانی کو اولیت دی۔ یہ تمام خدمات نہ صرف مکہ کے نظم و نسق کو مستحکم کرتی رہیں بلکہ بعد میں آنے والے اسلامی نظام کے لیے بھی بنیاد ثابت ہوئیں، جس میں خدمت خلق اور مہمان نوازی کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔